رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ※ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

ہر سوموار اور جمعرات کو قادیان سے شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

نمبر ۹۷ | مورخہ ۲۳ جون سنہ ۱۹۲۱ء | پنجشنبہ | مطابق ۱۶ شوال سنہ ۱۳۳۹ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

خدا کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بصحت ہے۔ ایام زیر رپورٹ میں نمازیں حضور نے خود پڑھائیں اور خطوط کے جواب بھی لکھوائے۔

۲۰ جون کی شام کو طلباء مدرسہ احمدیہ نے جناب قاضی امیر حسین صاحب کو ان کے مدرسہ احمدیہ سے فارغ ہو کر عام درس و تدریس شروع کرنے پر ایڈریس دینے کے لئے دعوت کی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح اور دیگر اصحاب شریک ہوئے۔ کھانے کے بعد طلباء کی طرف سے ایڈریس پڑھا گیا اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک مختصر سی تقریر فرمائی جس میں جناب قاضی صاحب موصوف کے بعض صفات کا ذکر فرمایا۔

۲۳ ماہ حال کو ۱۱ بجے جماعت احمدیہ کا ایک وفد حضور وائسرائے ہند کی خدمت میں شملہ پہنچ کر خیر مقدم کا ایڈریس پیش کریگا۔ اس میں مرکز سے

نظم

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو

(از مولانا علمی صاحب)

عصیاں کا بوجھ اپنے سروں سے اتار دو
تم جان و مال شافع محشر پہ وار دو

عزت بھی دو، جاہ و حشم دو، وقار دو
جو کچھ ملا ہے تم کو سبھی بھر پار دو

آزاد ہو کے دیو سے اسیر ہوا پھر
سرکش نہ ہو یہ نفس اسے تم ابھار دو

اصلاح نفس کر کے بنو مصلح جہاں
بگڑے ہوئے جو کام ہیں تم سب سنوار دو

پاکر محمدی ید بیضا کی روشنی
تم زنگ بزم ملت بیضا نکھار دو

کہتی تھی یوں مسیح سے ارواح اہل شرق
ہم بیکسوں کو اب غم انتظار دو

انکو جواب صاف مسیحا نے یوں دیا
میں فوت ہو گیا ہوں اٹھو تم پکار دو

نمیں آیتوں نے دی ہے خبر میری موت کی
لیجاؤ انکو ربوہ کشمیر کی طرف

ق

پھر بھی اگر کہیں کہ نشان مزار دو
انکو سری نگر میں کھانیار دو

پڑھ کر کتاب پاک جو گمراہ رہ گئے
بنتے کہاں ہیں وہ بڑے عالم و فقیہ

انکو تم اپنے دل پہ نہ کچھ اختیار دو
قرآن نے کہا کہ خطاب حمار دو

اے پہلوان حق کے غلامو اٹھو اٹھو
ہاں ہاں تمہیں حقیقت اسلام مل گئی

دنیا کو دین حق کی مے خوشگوار دو
شکر خدائے پاک کہ وقت خزاں گیا

نور عرب کی برق تجلی چمک گئی
لو آگیا مسیح زماں شاہ آخریں

زندہ جو - جری ہو شیطاں کو مار دو
عالم کو تم یہ نعمت پروردگار دو

دے کے دو تیغ غفلت اتار دو
سارے جہاں کو مژدہ فصل بہار دو

مشرق سے رب کو آمد مہدی کی تار دو
دو یہ خبر ہر ایک کو اور بار بار دو

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

اخبار احمدیہ

امریکہ میں اشاعت اسلام

جناب مفتی صاحب تبلیغ اسلام کے کام میں بذریعہ لیکچروں و تبلیغی خطوط و ملاقاتوں کے بہت مصروف ہیں۔ باہر دو شہروں میں لیکچر دینے کے بعد جب واپس اپنے دفتر میں آئے۔ تو یہاں ایک معزز خاتون بنام مسز بیلی جو کہ وقتاً فوقتاً تین چار بار ان کے پاس اسلامی عقائد کی تحقیقات کیواسطے آچکی ہے۔ ۸ مئی کو بوقت شام ایک اور نوجوان لیڈی بنام مسز ملھاوو کو جو کہ مفتی صاحب کی ملاقات کی خواہش مند تھی۔ اپنے ہمراہ لائی۔ ان کو حتی الوسع تبلیغ کی گئی۔ اور رخصت ہونے کے وقت ان کو ٹیچنگ آف اسلام کتاب مفتی صاحب نے دی۔ موخر الذکر لیڈی اسلامی مسائل سننے کی بہت مشتاق ہے۔ اُمید ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلدی دائرہ اسلام میں داخل ہوگی۔ مسز ملھاوو نے بوقت رخصت اپنے دوستوں کی ایک خاص میٹنگ میں مفتی صاحب کو لیکچر دینے کے لئے دعوت دی۔ جو کہ ۹ مئی کو شام کے ۸ بجے ہونیوالا تھا۔

چنانچہ مفتی صاحب وقت معین پر لیکچر کے مکان پر تشریف لیگئے۔ یہ مکان ایک معزز علم دوست شخص کا ہے۔ جو اپنے مکان کے دو وسیع کمروں میں ہر دو ہفتہ کو خاص اہل علم اصحاب کو دعوت دیکر کسی نہ کسی لائق پروفیسر کا لیکچر کراتا رہتا ہے۔ قریباً چالیس اشخاص میٹنگ میں تھے۔ سب عالم اور معزز لوگ جناب مفتی صاحب نے اس لیکچر میں چند ایک اسلامی مسائل بیان کرنے کے بعد نماز اور ضرورت الہام و رسول بیان فرمائی۔ بعد ازاں پیغام احمد و آپ کی چند ایک پیشگوئیاں کا حصہ بیان فرمائیں۔ جن کو سنکر سامعین نہایت خوش ہوئے۔ لیکچر ختم ہونے پر کچھ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ جن کو ان لوگوں نے نہایت اشتیاق سے قبول کیا۔ اور جلسہ کی برخاستگی پر انھوں نے جناب مفتی صاحب سے ایک آئندہ جلسہ پر لیکچر دینے کے واسطے درخواست کی۔

خاکسار محمد یوسف خان آرٹسٹ جہلم از امریکہ۔

احمدیہ ہوسٹل لاہور کے سب کے سب طلباء پاس ہوگئے

بی اے۔ امسال احمدیہ ہوسٹل لاہور کے آٹھ طلباء بی اے کے امتحان میں شامل ہوئے تھے۔ جو خدا کے فضل سے سارے کے سارے کامیاب ہوگئے ہیں۔ ذیل میں انکے نام مع حاصل کردہ نمبروں کے درج کئے جاتے ہیں:-

(۱) شیخ یوسف علی صاحب ۲۶۲ - (۲) اخوند غلام حسن خان صاحب ۲۵۱ (۳) عبد الحق صاحب ۲۵۶ (۴) سید محمود اللہ شاہ صاحب ۲۳۹ (۵) خلیفہ تقی الدین احمد صاحب ۲۳۶ - (۶) چودہری علی اکبر صاحب ۲۳۳ (۷) نثار احمد صاحب ۲۱۸ (۸) عطاء اللہ صاحب ۲۰۰

اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی خوشی سے سنی جائیگی کہ احمدیہ ہوسٹل کے دوسرے طلباء جنھوں نے دوسری کلاسوں کے امتحان دئے وہ بھی سب کے سب پاس ہوگئے جن کے نام حسب ذیل ہیں:-

میڈیکل تھرڈ ایر:- بدر الدین احمد صاحب۔ چودہری محمد نواز صاحب۔

الیف۔ الیس سی:- محمد عطاء اللہ صاحب غلام حسین صاحب بشیر احمد صاحب۔

الیف اے:- عطاء اللہ خان صاحب۔ مولوی روشن الرشید صاحب ناصر علی صاحب۔

ہوسٹل سے باہر کے احمدی طلباء مندرجہ ذیل کامیاب ہوئے:-

الیف الیس سی:- عبد الرحمن صاحب۔ محمد سعید صاحب

الیف اے:- ماسٹر شیر عالم صاحب۔ قاضی محمد حسین صاحب

اعلان نکاح

۵ جون حمیدہ بیگم بنت شیخ فضل کریم صاحب اکونٹنٹ حیدر آباد کا نکاح شیخ عبد القادر صاحب تاجر چرم لاہور کے ساتھ [illegible] روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھایا۔

۱۲ جون کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے ڈاکٹر ملک عبد الرحمن۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈرہم یونیورسٹی انگلینڈ کا نکاح مسماۃ برکت طالب علم لیڈی ہارڈنگ میڈیکل کالج دہلی سے بوقت عصر باوجود علالت طبع پڑھا۔ مہر تین ہزار روپیہ قرار پایا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کیلئے مبارک کرے۔

مولا بخش آنریری مجسٹریٹ رئیس گوڑا[illegible]

افریقہ کے دس ہزار احمدیوں کے متعلق دفتر تالیف و اشاعت کا اشتہار

افریقہ میں دس ہزار اور نئے احمدی ہونے کے متعلق دفتر تالیف و اشاعت نے انہی عنوانوں کے ماتحت جو گذشتہ پرچہ میں لکھے گئے تھے ایک اشتہار شایع کیا ہے۔ جو سیکرٹریان انجمنہائے احمدیہ بیرونجات کو بھجوایا گیا ہے۔ جہاں جہاں جماعتیں بڑی ہیں اگر وہ چاہیں تو اس کی نقل چھپا کر اپنے اپنے شہر و متعلقہ دیہات میں تقسیم کر دیں۔ اشتہار حسب ذیل ہے:-

ابھی تین مہینے نہیں گذرے جو یہ مژدہ جانفزا احباب کرام تک پہنچایا گیا تھا کہ مغربی افریقہ میں چار ہزار نفوس یکدم داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ اب کہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر مبلغ احمدیت کا تار لیگوس (مغربی افریقہ) سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور پہنچا کہ دس ہزار کی بیعت قبول فرمائیے۔ سبحان اللہ و بحمدہٖ۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد۔

میرے دوستو! دس ہزار نفوس کا یکدم حلقہ بگوش احمدیت ہونا کوئی تھوڑی بات نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک خاص نشان ہے۔ جو ہر فرد بشر کی (وحی) پیشگوئی مندرجہ البدر جلد ۳ نمبر ۵ صفحہ ۲ کالم اول:- اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا کے ماتحت ہماری ازدیاد ایمان و مخالفین پر حجت ملزمہ قائم کرنے کے لئے ظاہر ہوا ہے ع۔ بنگرلے قوم نشانہائے خداوند قدیر۔

اس موقعہ پر جہاں ہمارے احمدی بھائیوں کو سجدات شکر بجالانے چاہئیں۔ اور اس شکرانہ میں حسب استطاعت اپنے اموال کا حصہ نکالنا اور اپنے مبلغ بھائیوں کیلئے دعاؤں اور بھی زیادہ وقت دینا چاہیئے۔ وہاں ان لوگوں کو بھی جو ابھی سلسلہ عالیہ میں داخل نہیں ہوئے سوچنا چاہیئے کہ اسوقت وہ کونسی جماعت ہے کہ جو اشاعت اسلام کے کام میں اپنا جان و مال قربان کر رہی ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ کی ایسی نصرت اس کے شامل حال ہے کہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں بلکہ لاکھوں روحیں حق قبول کرتی جاتی ہیں۔ کیا یہ بات ثابت نہیں کرتی کہ اس زمانہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی جانشین اور سچا خلیفہ قادیان دار الامان میں ہی ہے۔ آخر میں احمدی جماعت سے میری التجا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ان فضلوں کے ساتھ وہ اپنی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ چودہ ہزار نفوس کی تعلیم و تربیت کوئی آسان کام نہیں اسکیلئے بہت سے جانی و مالی قربانی کرنیوالوں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو توفیق دے۔ اور لیظہرہ علی الدین کلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۲۳ر جون ۱۹۲۱ء

مسلمانوں کی ترقی کا راز

حفاظت اور اشاعت اسلام میں مضمر ہے

جب مسلمان ہندوؤں کی امداد اور کوشش سے "خلافت" جیسی نعمت حاصل کر لینگے۔ اور انکی وجہ سے از دست رفتہ مقامات مقدسہ پر قابض ہو جائینگے یا کوئی اور فائدہ اُٹھا سکیں گے۔ اس وقت دیکھا جائیگا۔ لیکن فی الحال ہندو صاحبان اپنے زبانی جمع و خرچ کے معاوضہ میں ہی مسلمانوں سے جس قسم کی توقعات رکھتے ہیں۔ ان کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ وہ کسی ہندو کے برضا و رغبت اور بطور خود مسلمان ہونے کے ذکر تک کو بھی اپنی دل آزاری سمجھتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں اخبار "وکیل" نے امرتسر میں ایک نوجوان آریہ کے مسلمان ہو جانے کی جو خبر درج کی۔ اس کو اخبار "کیسری" نے "ہندوؤں کی دل آزاری" قرار دیتے ہوئے سخت جوش کا اظہار کیا۔ اور اخبار "پرتاپ" میں اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا گیا:-

"پرماتما کرے کہ ہندو بھی دل آزاری کو محسوس کرنے لگ جاویں۔ جس سے ان کے خون میں بھی جوش آوے۔"
(۱۷، جون ۱۹۲۱ء)

جب مسٹر محمد علی جیسے پرجوش مسلمان اور مسلمانوں کے لیڈر ہندوؤں کے ابرو پر بل نہ آنے دینے کے لئے یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ "ہندو ہندو رہیں اور مسلمان مسلمان" اور جب مرکزی خلافت کمیٹی کے کارکن ہندوؤں کی خاطر ایک مارواڑی نو مسلمہ پر ہندو بننے کے لئے زور ڈال سکتے ہیں۔ تو کوئی تعجب نہیں کہ مسلمان ہندوؤں کے خون میں جوش آجانے کے ڈر سے اقرار کر لیں۔ کہ وہ آیندہ کسی ہندو کو مسلمان نہ ہونے دینگے۔ اور اگر کوئی ہو گا تو اسے ہندو بنا دینے کی کوشش کرینگے۔ لیکن کیا اس صورت میں وہ مسلمان کہلانے کے مستحق ہونگے۔ اسلام نے اپنا دروازہ ہر ایک کے لئے کھلا رکھا ہے اور ہر ایک مسلمان کہلانیوالے کا فرض قرار دیا ہے کہ وہ دوسروں کو اس دروازہ میں داخل کرنے کی کوشش کرے۔ مسلمانوں نے اپنی بدقسمتی سے تبلیغ اسلام کے فرض کو تو پہلے ہی بھلا رکھا ہے۔ اب اگر وہ ہندوؤں کو خوش کرنے کے لئے بطور خود مسلمان بننے والوں پر بھی اسلام کا دروازہ بند کر دینگے۔ تو یاد رکھیں کہ خدا تعالےٰ کا وہ غضب جو ان پر بھڑک رہا ہے۔ اور جس نے انہیں اس حد تک پہنچا دیا ہے۔ بہت ہی جلدی ان کے نام و نشان کو مٹا دیگا۔ خدا تعالےٰ نے اسلام کو دنیا کے لئے نور اور رحمت قرار دیا ہے۔ جو لوگ مسلمان کہلا کر اس رحمت سے لوگوں کو محروم رکھنے کی کوشش کرینگے کیا وہ سمجھتے ہیں کہ خدا ان سے خوش ہو گا۔ اگر مسلمانوں کو ہندوؤں کے مقابلہ میں خدا کی ناراضگی کی کوئی پرواہ نہیں۔ اگر ان کے خیال میں خدا کی تائید کی بجائے ہندوؤں کی امداد زیادہ کار آمد ہے۔ اگر ان کے نزدیک مصائب اور مشکلات سے نکلنے کا طریق خدا کی اطاعت اور فرمانبرداری کی بجائے ہندوؤں کی غلامی اور اطاعت شعاری ہے۔ اگر وہ اپنی کھوئی ہوئی شان و شوکت خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے اور اس کے احکام کو ماننے کی بجائے ہندوؤں کے آگے سر تسلیم خم کرنے اور ان کی خواہشات کی پابندی کرنے سے حاصل کر سکتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ کو چھوڑ کر اور اس کے احکام سے منہ موڑ کر ہندوؤں کی رضامندی کے لئے جو چاہیں کریں۔ لیکن اگر وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے قائل ہیں۔ اس کی قدرت اور عظمت سے آگاہ ہیں۔ تو انہیں خدا کے مقابلہ میں کسی کی ناراضگی کی ایک ذرہ بھر پروا نہیں ہونی چاہیئے اور اس کے احکام کے سامنے کسی بڑے سے بڑے خوف اور خطرہ کو بھی دل میں نہیں لانا چاہیئے۔

مسلمان اگر مسلمان ہوتے۔ اسلام کے احکام ان کے مدنظر ہوتے۔ ان پر عمل کرتے تو آج ان کی یہ حالت ہی نہ ہوتی۔ ان پر مصائب کے اتنے گہرے بادل نہ آتے۔ وہ اس طرح ذلیل و رسوا نہ ہوتے۔ لیکن حیرت اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ اب جبکہ وہ ذلت اور نکبت کے انتہائی نقطہ پر پہونچ چکے ہیں۔ اب بھی اسلام کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ بلکہ اس سے اور زیادہ دور اور نفور ہوتے جاتے ہیں۔ اور وہ راہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ جو یقیناً تباہی اور بربادی کی طرف جاتی ہے۔

اب اگر مسلمانوں کی حالت سُدھر سکتی ہے۔ اب اگر مُسلمان قوت اور شوکت حاصل کر سکتے ہیں۔ تو صرف اس ذریعہ سے کہ خود مسلمان بنیں۔ اور دنیا کو مسلمان بنانے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں۔ اسوقت مسلمان جس قدر جوش و خروش سیاسی معاملات میں صرف کر رہے ہیں۔ اگر اس سے کم بھی دین کے لئے صرف کریں۔ تو تھوڑی عرصہ میں نمایاں طور پر اپنی کامیابی دیکھ سکتے ہیں لیکن مذہب کی طرف انہیں توجہ ہو نہیں سکتی۔ جب تک حضرت مسیح موعود کو قبول نہ کریں۔ کیونکہ اسلام سے ناواقف اور بے تعلق ہونے کی وجہ سے انہیں اسلام میں کوئی خوبی نظر ہی نہیں آتی۔ اور اسلام کی شوکت اور قوت کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ اور جب وہ اسلام میں کوئی خوبی نہیں پاتے۔ تو اس پر عمل کرنا اور اس کی طرف دوسروں کو بلانا کیسا۔ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ چونکہ اسلام کی بے نظیر صداقتیں اور بے مثال خوبیاں ثابت ہوتی ہیں۔ اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ کے جلال اور جبروت کا بھی ثبوت ملتا ہے۔ اس لئے جہاں انسان خود دل و جان سے اسلام کا دلدادہ و شیدا ہو جاتا ہے۔ وہاں دوسروں کو بھی اس نعمت غیر مترقبہ سے مستفیض کرنے کے لئے بیتابانہ جد و جہد شروع کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کو ماننے والی ایک چھوٹی سی جماعت اور وہ بھی غرباء کی جماعت دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک اسلام کا ڈنکا بجا رہی ہے۔ اس کے سر فروش مبلغ اگر ایک طرف گورنمنٹ برطانیہ کے پایۂ تخت لندن میں انگریزوں کو

دعوت اسلام دے رہے ہیں۔ تو دوسری طرف امریکہ میں اسلام کی صداقت کو پیش کر رہے ہیں۔ اور تیسری طرف افریقہ کے تپتے ہوئے بیابانوں میں اسلام کی خاطر گھوم رہے ہیں۔ اور ہزاروں انسانوں کو اسلام کے نور سے منور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی متعدد مقامات پر احمدی مجاہدین مصروف کار ہیں۔ اور کئی جانے والے ہیں۔

دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ میں احمدی جماعت کی تعداد کو دیکھئے۔ اس کی حالت کو دیکھئے۔ اور پھر پتہ لگائیے۔ کہ احمدی جماعت اسلام کے لئے کیا کر رہی ہے۔ اور دوسرے کروڑوں مسلمان کیا کر رہے ہیں۔ اگر وہ مسلمان جنہیں "امیر المومنین خلیفۃ المسلمین" بھی ہیں۔ "محی الملت والدین" بھی ہیں۔ بادشاہ بھی ہیں نواب بھی ہیں۔ بڑے بڑے دولت مند اور صاحب ریاست بھی ہیں۔ اشاعت اسلام کے لئے کچھ بھی نہیں کر رہے۔ تو کیا اس سے صاف ظاہر نہیں ہے کہ مٹھی بھر احمدی جماعت میں اسلام کے لئے جو جوش اور فداکاری ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے کی وجہ سے ہی ہے *

پس اگر مسلمان اپنے دل میں اسلام کیلئے تڑپ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اگر اسلام کی خوبیوں اور خوبصورتیوں سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں۔ اگر اپنی کھوئی ہوئی طاقت اور قوت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں حضرت مسیح موعود کو قبول کر لینا چاہیئے۔ اور مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہو کر حفاظت اسلام اور اشاعت اسلام میں لگ جانا چاہیئے۔ یہی ان کے کامیاب ہونے کا واحد ذریعہ ہے۔ کیا وہ نہیں جانتے۔ کہ مسلمانوں نے پہلے اسلام کی پابندی کی۔ اور اشاعت اسلام میں اپنا سب کچھ لگا دیا۔ تب دنیا کا جاہ و جلال انہیں حاصل ہوا۔ اور ان کے دشمن ذلیل و خوار ہوئے تھے۔ اب بھی اسی طرح ہو گا۔ اور وہی لوگ دنیاوی لحاظ سے بھی باعزت اور باعظمت ہونگے۔ جو خود اسلام کے پابند ہونگے۔ اور اپنی جان تک اشاعت اسلام کے لئے دینے سے دریغ نہ کرینگے۔ خدا تعالےٰ کا محض فضل اور رحم ہے کہ احمدی جماعت اپنی قول اور عمل سے اپنے آپ کو اس کا مصداق ثابت کر رہی ہے۔ پس مبارک ہونگے وہ لوگ جو اس مبارک جماعت کا ساتھ دیکر دین و دنیا کی ترقی حاصل کرینگے۔ اور قابل افسوس ہونگے۔ وہ لوگ جو غیروں کے ذریعہ کامیابی حاصل کرنے کی امید پر اسلام سے منہ موڑینگے *

اپنی کامیابی کے لئے مسلمانوں کا ہندوؤں پر بھروسہ کرنا نہایت جہالت اور نادانی کی بات ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ ہندو مسلمانوں سے اس قسم کی خواہشیں ظاہر کر رہے ہیں۔ جو صریح اسلام کے خلاف ہیں۔ اب بھی وقت ہے۔ کہ مسلمان چونکیں اور ہوشیار ہوں۔ ہندوؤں سے دوستی اور محبت کے تعلقات ہوں۔ آپس میں اتفاق و اتحاد ہو۔ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوں۔ ایک دوسرے کی جائز اور مناسب امداد کریں لیکن اس دوستی۔ اس محبت۔ اس اتفاق۔ اس ہمدردی کو اسلام کے کسی حکم کی خلاف ورزی کا باعث نہیں بننے دینا چاہیئے۔ اور ہندوؤں کی کسی ایسی خواہش کو پورا کرنے کے لئے تیار نہیں ہونا چاہیئے۔ جو اسلام کے خلاف ہو۔

کاش! مسلمان حقیقی مسلمان بن جائیں۔ اور اپنی ترقی کے حقیقی راز کو جو حفاظت اسلام اور اشاعت اسلام میں مضمر ہے۔ سمجھ لیں *

امام منتخب کرنے کی تجویز

ایک عرصہ کی بے راہ روی کے بعد مسلمانوں کو ضرورت محسوس ہونے لگی ہے کہ اپنا کوئی امام منتخب کریں۔ جو ان کی راہ نمائی کے فرض کو انجام دے سکے۔ چنانچہ اخبارات میں اعلان کیا گیا ہے کہ "جمعیۃ مرکزیہ خلافت اسلامیہ کا ایسے نازک موقع پر سب سے اولین فرض ہے۔ کہ وہ ہندوستان کے کسی مرکزی مقام پر آل انڈیا خلافت کانفرنس کا جلسہ منعقد کر کے اپنا ایک آزاد امام منتخب کرے"!

معلوم نہیں اپنے علماء کی حالت کو دیکھتے ہوئے یہ تحریک کرنے کی کیونکر جرأت کی گئی ہے۔ ہندوستان کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک کونسا عالم ہے۔ جسے مسلمان متفقہ طور پر اپنا امام اور آزاد امام بنانے کے قابل سمجھتے ہیں کبھی کبھی مولوی ابوالکلام صاحب آزاد کا نام لیا جاتا ہے۔ لیکن وہ اور دوسرے علماء جب خود مسٹر گاندھی کو اپنا راہ نما بنائے ہوئے ہیں۔ تو وہ کس طرح امام بن سکتے ہیں۔ مسلمانوں میں نہ کوئی ایسا شخص ہے۔ جو اس رتبہ کی قابلیت رکھتا ہو اور نہ وہ اس تحریک میں کبھی کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اگر ہماری بات پر اعتبار نہ ہو۔ تو اس کے لئے جو کچھ کر سکتے ہیں۔ کر کے دیکھ لیں *

کیا ایسی صورت میں مناسب نہیں کہ خدا نے ان کے لئے جو امام منتخب کر کے بھیجا ہے۔ اس کو قبول کر لیں اور اس طرح ایک سلک میں منسلک ہو جائیں *

پیشہ ور عورتوں کے متعلق مسٹر گاندھی کی اجازت

جون ۱۹۲۱ء کے اخیر تک ایک کروڑ کانگریس کے ممبر (مرد و عورت) بنانے کے لئے مسٹر گاندھی نے اجازت دیدی ہے کہ اگر پیشہ ور عورتیں کانگریس کے قواعد کی جو "بہت سادہ" ہیں پابند ہوں یعنی (۱) عمر ۲۱ سال سے کم نہ ہو (۲) سوراج حاصل کرنے کی خواہش ہو۔ (۳) ۴ر سالانہ چندہ دے۔ تو انکو کانگریس کا ممبر بننے سے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ پیشہ ور عورتیں اگر کانگرس کے قواعد پر عمل کرنے کا اقرار کریں تو باوجود اپنے ناپاک پیشہ کو جاری رکھنے کے وہ ممبر بن سکتی ہیں۔ اور کانگرس کمیٹیوں کے جلسوں میں بطور ممبر شامل ہو سکتی ہیں ممکن ہے پیروان گاندھی اس بات کو ان کی قابل تحسین فراخدلی سمجھیں۔ لیکن کیا کسی نے اس پہلو پر بھی غور کیا ہے کہ ایسی عورتوں کا ان کی بہو بیٹیوں سے خلا ملا اور میل جول کسی خطرہ کا باعث تو نہیں ہو گا۔ افسوس ہو کہ مسٹر گاندھی نے جنہیں روحانیت کا بڑا دعویٰ ہے۔ صرف تعداد پوری کرنے کی غرض سے طوائفوں کو اپنے ساتھ ملا لینا ضروری سمجھا۔ کیا کسی روحانی انسان کی غیرت گوارا کر سکتی ہے کہ ایسے ذلیل ترین طبقہ مخلوق سے اپنے کام میں کسی قسم کی امداد قبول کرے اور حرامکاری کے مال کو اپنے مقصد کے پورا کرنے کے لئے [illegible] *

خطبہ جمعہ

چند باتیں

افریقہ میں اور دس ہزار احمدی

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

فرمودہ ۱۷ رجون سنہ ۱۹۲۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

خطبہ جمعہ کے شروع کرنے سے پہلے ایک اور بات جو ضمناً پیدا ہوئی ہے۔ بتاتا ہوں۔ کہ کئی کام جو انسان کرسکتا ہے مصلحت سے ترک کر دیتا ہے۔ ابھی ایک صاحب نے مصافحہ کرنا چاہا۔ ایک مصافحہ میں مجھے تکلیف نہیں۔ مگر میں نے انکار کر دیا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جنہوں نے مصافحہ نہ کرنے کے حکم کی فرمانبرداری کی وہ محروم نہ رہیں۔ اور دوسرے کامیاب نہ ہوں۔ میں نے پہلی دفعہ کل شام کھڑے ہو کر نماز پڑھائی ورنہ بیٹھ کر نماز پڑھتا تھا۔ لاہور میں ڈاکٹر نے تجویز کیا تھا۔ کہ اپریشن کیا جائے۔ مگر بوجہ کمزوری کے کسی اور وقت پر ملتوی کر دیا۔ مجھ سے زیادہ کھڑا نہیں ہوا جاتا۔ میں نماز کے بعد میں ممبر پر بیٹھونگا۔ احباب مصافحہ کرلیں۔

اس کے بعد میں مختصراً بعض باتیں کہتا ہوں۔ شاید میری حالت کے لحاظ سے مناسب ہوتا۔ کہ کوئی اور دوست خطبہ پڑھائیں۔ لیکن چونکہ پہلے بھی ایک خطبہ رہ چکا ہے اور اب ڈاکٹر کے مشورہ سے مجھے باہر جانا ہے۔ اس لئے خود بیان کرتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے۔ کہ دنیا میں باتوں سے کام نہیں ہوتے۔ بلکہ کام کام کرنے سے اور مستقل کام اور بار بار کی توجہ سے کامیابی ہوتی ہے۔ تم اپنے نفس کو دیکھو اور اپنی روح کی حالت پر غور کرو۔ کہ تم میں کتنا اخلاص اور کس قدر قربانی کا جوش ہے اگر ہے تو آگے بڑھنے کیلئے کس قدر رکھتی ہے اور اس کے لئے کتنی تڑپ ہے۔ جب تک یہ بات ہر فرد کے دل میں میخ کی طرح نہ گڑ جائیگی۔ اور ہر ایک شخص یہ محسوس نہیں کرے گا۔ کہ تمام اسلامی ترقیات کا مظہر وہی ہے تب تک کبھی وہ مقصد حاصل نہیں کر سکتا۔ جس کیلئے ہماری جماعت پیدا ہوئی ہے۔

دوسری نصیحت میری یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے لوگوں کو اس سلسلہ میں جوق در جوق لا رہا ہے۔ مگر ان کے آنے سے ہماری ذمہ واریاں بڑھ رہی ہیں۔ کسی مدرسہ کو اس بات پر خوش ہونے کا حق نہیں۔ کہ اس میں ہزار طالب علم آیا۔ مگر وہ اس کی تعلیم کا انتظام نہ کرسکا اسی طرح اگر ہمارے سلسلہ میں لاکھوں اور کروڑوں لوگ داخل ہوں۔ لیکن ہم ان کی تربیت نہ کرسکیں اور اور ان کی اصلاحی تعلیم کے مطابق تعلیم و تربیت نہ کر سکیں۔ اور انہیں اسلامی اخلاق نہ سکھا سکیں۔ تو ان کا آنا فضول اور ہمارا خوش ہونا فضول ہوگا۔ اس حال میں ہمارے فخر کی مثال ایسی ہوگی۔ کہ گھر میں مہمان آئیں۔ لیکن ان کو کھانا کھلانے کا سامان نہ ہو رشتہ داروں کا آنا خوشی کی بات ہے۔ مگر یہ شرم اور رونے کا مقام ہوتا ہے۔ کہ ان کو کھانا نہ کھلایا جاسکے۔

بعینہ اس سلسلہ کی مثال بھی یہی ہے۔ کہ لوگ اس سلسلہ میں آئیں۔ مگر ہم ان کے سامنے روحانی دسترخوان نہ بچھا سکیں۔ یا ان کیلئے وہ سلوک روا رکھیں۔ جو دسترخوان پر بیٹھے ہوئے شخص جانوروں سے کرتے ہیں۔ کہ جو بچ گیا۔ وہ ان کو ڈالدیا۔ اس کے لئے پہلی ضرورت یہ ہے۔ کہ اپنی تربیت کریں۔ اور دوسری یہ کہ مرکز کے قریب اصلاح کریں۔ مسیحیت کی تباہی کا یہی باعث ہوا۔ کہ یوروشلم خالی تھا۔ مگر اناطولیہ اور روما وغیرہ وغیرہ علاقوں میں عیسائیت قائم ہوگئی اس کے مقابلہ میں اسلام کا عروج اس طرح ہوا۔ کہ مرکز پہلے مضبوط ہوا۔ جب لاکھوں مسلمان ہوگئے۔ پھر دیگر علاقوں میں اسلام پھیلا۔ اگر ہماری حالت مسیحیت کے مشابہ ہوئی۔ تو ہمارے لئے خطرہ ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ مرکز کو مضبوط اور اس کے اردگرد کے علاقہ میں اپنی اشاعت کریں۔

اس کے بعد میں ایک خوشخبری سناتا ہوں۔ جو آج ہی تار کے ذریعہ آئی ہے۔ ماسٹر عبد الرحیم صاحب دورہ کرتے ہوئے لیگوس کے علاقہ میں پہنچے۔ یہاں پہلے سے ایک سو کے قریب آدمی احمدی تھے۔ یہاں کے لوگ مختلف فرقوں میں منقسم تھے۔ اور ان میں احمدیت کی طرف توجہ پائی جاتی تھی۔ جماعت کے تعلقات کا بھی اثر تھا۔ ان کی خواہش تھی۔ کہ وہاں احمدی مبلغ جائے۔ یہاں کے دس ہزار آدمی سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ جس کے متعلق ماسٹر صاحب کی طرف سے آج تار موصول ہوا ہے۔ یہ خوشی کی بات ہے۔ ہم اس سے خوش ہیں۔ اور جیسا کہ قرآن کریم نے سکھایا ہے۔ کہ فسبح بحمد ربک۔ ہم اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ یہ اللہ کی مہربانی اور خاص فضل ہیں۔ جو وہ ہماری بغیر کوشش کے کر رہا ہے۔ لیکن اس سے ہمارے فرائض میں زیادتی ہوگئی ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ان کی تعلیم و تربیت کریں۔ ورنہ جس طرح وہ لوگ وحشی کہلاتے تھے۔ اب احمدی وحشی کہلائینگے۔ لاکھوں انسان سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ لیکن ان کی تربیت کے لئے ابھی لاکھوں مبلغوں کی ضرورت ہے۔ اس پر توجہ کرو۔ اور سستی ترک کرو۔ اور اپنے اردگرد کے علاقوں کو فتح کرنیکی پوری کوشش کرو۔ اللہ تعالےٰ تمہارے ساتھ ہو۔

جب نماز ختم ہو چکی تو حضور نے اعلان فرمایا۔ کہ منشی تاج الدین صاحب (لاہور) جو حضرت صاحب کے نہایت مخلص دوست تھے۔ ان کا انتقال ہو گیا ہے۔ ان کا جنازہ ہوگا۔ جب ایک شخص نے صرف ان لفظوں میں اعلان کیا۔ کہ "جنازہ ہوگا" تو حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ "میں نے تو اتنا بڑا فقرہ کہا تھا" پھر پورا اعلان ہوا اس اعلان کے بعد فرمایا۔ کہ وہ حضرت صاحب کے دعوٰی سے پہلے حضرت صاحب کے ملنے والے تھے۔

اطلاع

جو صاحبان جماعت احمدیہ کے امیر مقرر ہیں۔ ان کو اپنے ایڈریس کی اطلاع صدر میں ضرور کرنی چاہیئے بعض اوقات بہت حرج ہو جاتا ہے۔ نائب ناظر تربیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نامۂ نیّر

مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیّت

مسجد احمدیہ لیگوس میں خطبہ جمعہ

ایک ہزار آدمی احمدیّت کے قریب

لیگوس اور اسکے مُسلمان یہ قصبہ برطانوی مغربی افریقہ کا لنڈن ہے یورپین شہروں کی طرح اسمیں بجلی کی روشنی ۔ ٹیلیفون اور بازار ہیں ۔ باشندے خصوصاً مسیحی بالکل یورپین معاشرت رکھتے ہیں ۔ یہ مقام حکومت نائجیریا کا صدر ہے ۔ اور نائجیریا مغربی افریقہ کے برٹش مقبوضات میں سب سے بڑا ملک ہے اس ملک کا رقبہ ۳۳۵۷۰۰ مربع میل ہے ۔ اور آبادی ۱۶۰۲۲۵۰۰ نفوس پر مشتمل ہے ۔ خاص قصبہ لیگوس کی آبادی ۷۳۷۶۶ نفوس ہے ۔ مسلمان ۱۹۰۱ء میں ۵۳ فیصدی تھے ۔ اور عیسائی ۲۵ فیصدی ۔ مگر ۱۹۱۱ء میں عیسائی ۲۹ فیصدی اور مسلمان ۴۹ فیصدی شمار ہوئے ۔ مسلمان جاہل ۔ تعلیم کے زیور سے محروم ۔ ہر بدی میں مبتلا ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ۔ مقدمات کے شائق ہیں ۔ مسیحی تعلیم یافتہ متمول ۔ صاحب اثر اور ہر طرح معزز و مقتدر ہیں ۔ ہر مسیحی فرقہ کا مشن اور اسکول ہے ۔ مگر مسلمانوں کو یہ خبر ہی نہیں کہ ان کی دنیا میں کیا درگت بن رہی ہے اور ان کی جہالت ان کو کس طرف لیجا رہی ہے ۔

میری آمد میں ۸ ۔ اپریل کو صبح کے وقت جہاز "Akoba" سے جس کے معنے زبان یوروبا میں "خوش آمدید" کے ہیں ۔ لیگوس پہنچا ۔ جماعت احمدیہ کے قائمقام اور شہر کے رؤساء سیٹا بے حاجی ڈیوس ۔ الفا ادمو وغیرہ ساحل سمندر پر موجود تھے ۔ (ساحل افریقہ پر یہ ایک ہی بندرگاہ ہے جہاں جہاز خشکی کے پاس آسکتا ہے) سب سے پہلا کام صاحب کمشنر پولیس سے ملاقات کا تھا ۔ صاحب موصوف محبت اور عزت سے پیش آئے ۔ اور انہوں نے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھلاتے ہوئے اپنے ناگوار فرض کو خوبصورتی سے ادا کیا ۔ اسی دن نماز جمعہ کی ادائگی کے بعد ریزیڈنٹ نوآبادی مسٹر کار سے جو ایک دیسی عیسائی ہیں ۔ ملاقات ہوئی ۔ وہ بھی اخلاق سے پیش آئے ۔

پہلا خطبہ جمعہ گو مغربی افریقہ میں ترجمان کی مدد سے خطبہ پڑھنا اب میرے لئے نئی بات نہیں ۔ اور علاقہ فانٹی میں اسی طرح خطبات پڑھے گئے مگر لیگوس میں پہلے خطبہ کا اس لئے مزا آیا کہ یہ خطبہ "مسجد احمدیہ لیگوس" میں انگریزی دان احمدیوں کے سامنے (جو اس ناکارہ کی خط و کتابت کے ذریعہ اول اول احمدیّت کے نور سے آشنا ہوئے تھے) پڑھا گیا ۔ اور احمدی خواتین کو جو مسجد اقصےٰ قادیان کی طرح مسجد کے ایک حصہ میں نماز ادا کرتی ہیں ۔ یہ خطبہ مسٹر ایجو سے (Eduja) نے جو یہاں کی جماعت کے امام ہیں ۔ یوروبا میں ترجمانی کرکے سُنایا ۔

دو عقیقے اور ایک نکاح ورود لیگوس کے دوسرے دن ایک احمدی بچہ کا عقیقہ ہوا ۔ اس کا نام لقمان رکھا گیا ۔ تیسرے دن ایک لڑکی کا عقیقہ ہوا جس کا نام صبغۃ اللہ رکھا گیا ۔ اسی ہفتہ میں اخویم (Shodende) کا نکاح مس اجوس (Aina Mina) سے ہوا ۔ خطبہ نکاح مسجد میں ہوا مرد و عورتیں مسجد میں اپنی اپنی جگہ بیٹھے تھے ۔ دلہن نے جو اپنے والد کے ساتھ مسجد میں نقاب پہنے موجود تھی ۔ "Yes" ہاں کہکر اس عقد پر اظہار رضامندی کیا اور دُعا کے بعد مسجد سے تمام بھائی اور بہنوں کے اظہار خوشی و دعاؤں کے درمیان دولہا دلہن جو مسٹر شوڈنڈے اور مس ایجوس کے طور پر داخل ہوئے تھے مسٹر اور مسز شوڈنڈے کے طور پر مسجد سے رخصت ہو موٹر پر سوار دولہا کے گھر چلے گئے ۔ خطبہ کے آخری الفاظ یہ تھے ۔ I declare you man and wife ۔ میں تم دونو کے میاں بیوی ہونے کا اعلان کرتا ہوں ۔

خطبہ نکاح میں عیسائی بھی شامل ہوئے ۔ واضح رہے کہ عام مسلمان اپنی رسومات جہالت میں یہاں بھی ایسے ہی مبتلا ہیں ۔ جیسے کہ ہندوستان میں ہیں ۔

مساجد میں تقاریر چونکہ یہاں کے مسلمان بھی دنیا بھر کے مسلمانوں کی طرح یہود کے نقش قدم پر چلتے ہوئے شقاق و نفاق کی مرض میں مبتلا ہیں ۔ اور مقدمات کئی سال سے عدالتوں میں چل رہے ہیں ۔ اس لئے یہ ابھی تک ممکن نہیں کہ انکو ایک جگہ جمع کیا جاسکے ۔ اسلئے یہ تجویز کی ۔ کہ پہلے وکٹوریہ مسجد میں ایک فریق کو وعظ کی جائے ۔ پھر سنٹیا مسجد میں دوسرے فریق کو ۔ اور اس کے بعد اہل قرآن مسجد میں تیسرے فریق کو پیغام حق سنایا جائے ۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا ۔ اور ان تقاریر کا یہ اثر ہوا ۔ کہ لوگ شہر میں سلسلہ احمدیہ کو عزت کی نظر سے دیکھنے لگے ہیں ۔ اور میری نسبت یہ جو گمان تھا کہ میں بھی دوسرے لوگوں کی طرح روپیہ جمع کرنے آیا ہوں ۔ رفع ہو گیا ۔ ان تمام تقاریر میں سیدنا حضرت مسیح موعود کی بعثت کا پیغام اہل لیگوس کو پہنچایا ۔ مسجد اہل قرآن میں سلسلہ سوالات و جوابات بھی ہوا ۔ اور آیت شُبِّہَ لَہُم کی تفسیر بیان کی گئی ۔ جسے امام اہل قرآن نے تسلیم کیا واضح رہے ۔ کہ یہ اہل قرآن چکڑالوی نہیں ۔ بلکہ ایک قسم کے موحدین ہیں ۔

پبلک لیکچر اسوقت تک میں نے دو پبلک لیکچر بھی ہوا میں زیر اہتمام انجمن احمدیہ دئیے ہیں جن کو لیگوس کی آبادی نے نہایت توجہ سے سُنا ہے اور ہر تقریر کے بعد دلچسپ سلسلہ سوالات ہوتا ہے یہ تقاریر وفات مسیح اور مسلمانوں کی بد رسومات پر ہوئیں اور انہیں ہنیز انسانوں کو سجدہ کرنے کی بدرسم کے خلاف وعظ کیا ۔

انسان کو سجدہ کرنے کی بدرسم موقوف کردی گئی

وحشی بُت پرستوں سے جو بدرسوم مسلمانوں نے ورثہ لی ہیں۔ اور جواب تک ان میں برابر جاری ہیں۔ انہیں سے ایک انسان کو سجدہ کرنا ہے۔ آپ اگر لیگوس کے گلی کوچوں میں چلتے ہوں تو ایک میل میں ایک درجن دفعہ آپ ملاحظہ فرمائینگے کہ اچھا بھلا چلتا ہوا نوجوان اپنے سفید کپڑوں کی پرواہ نہ کرکے فوراً گھٹنوں کے بل ہو جاتا ہے یا جس طرح پہلوان ڈنڈ پیلتے ہیں۔ جھک جاتا ہے یہ کیوں؟ اپنے سے بڑے مرد یا عورت کا ادب کر رہا ہے۔ گو مسلمانوں کا تمام تانا ہی سرے سے خراب ہے مگر اس رسم سے لوگ بیزار ہو رہے ہیں۔ صرف اسپر زور دے کر چھڑانے کے سہارا کی تلاش میں ہیں۔ اسلئے میں نے جماعت احمدیہ کی درخواست پر اسے قرآن کریم کے خلاف بتاکر اسپر وعظ کیا۔ اور اس کی موقوفی کا اعلان کیا۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ بہت بڑے آدمیوں نے نوجوانوں کو ایسے ادب سے آزاد کر دیا۔ اور بہت نوجوانوں نے اس رسم سے نجات حاصل کرنے کی جدوجہد کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ اور شہر سے یہ رسم آہستہ آہستہ رخصت ہو رہی ہے ۞

درس قرآن وحدیث

مسجد احمدیہ میں پیر۔ بدھ اور جمعہ کو ۴½ بجے سے ۶½ بجے شام تک درس قرآن، حدیث اور فتاویٰ احمدیہ دیا جاتا ہے۔ درس کے بعد نوجوان عربی زبان پڑھتے ہیں۔ ان ممالک میں عربی بولنے کا اکثر رواج ہے۔ ہمارے بعض دوست اظہار مافی الضمیر عربی میں کر لیتے ہیں۔ گھر پر دو تین نوجوان قرآن پڑھتے ہیں۔ اور متلاشیان حق کی ملاقاتوں کا سلسلہ دن بھر جاری رہتا ہے۔ اللہ کا احسان ہے کہ جماعت بہت خوش ہے۔ اور درس سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ ایک درجن نوجوان یوروبا میں تبلیغ کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ اور ایک نوجوان جو ہوسا جانتا ہے۔ بہت قریب ہے۔ انشاء اللہ جلد اعلان احمدیت کریگا۔ شمالی نائجیریا میں کام کے لئے مفید ہوگا ۞

ایک نشان
ایک ہزار آدمی قریب

فرقہ اہل قرآن کی تعداد قریباً ایک ہزار نفوس ہے۔ یہ لوگ چکڑالوی جیسے اہل قرآن نہیں۔ بلکہ ان کو اختلاف یہ ہے۔ کہ تفسیر جلالین کو قرآن پر سبقت نہیں دینی چاہیئے۔ اور کہ قرآن مقدم ہے۔ میں نے ان کی تائید کی۔ اور ان لوگوں نے میرے وعظوں میں دلچسپی لینی شروع کی۔ آخر ایک دن ان کے ۱۲ ایکابر مجھے سلام کرنے آئے۔ اور ان کے معلم قرآن نے اعلان کیا کہ:-

"۱۲ برس ہوئے سابق امام جماعت اہل قرآن نے موت سے قبل یہ بشارت دی تھی کہ ایک سفید آدمی White man آئیگا۔ مسیح موعود کی خبر لائیگا اور اہل قرآن کی تصدیق کرے گا۔ یہ پیشگوئی آپ کے وجود سے پوری ہوئی۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں"

ان لوگوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود کو قبول کر لیا ہے زبانی مجھ سے اظہار اخلاص کر گئے ہیں۔ مگر ابھی من حیث الجماعت بیعت نہیں کی۔ جس کا مجھے انتظار ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ یہ جماعت مخلص احمدی جماعت ہوگی۞

چار احمدی
ربیتو میں تبلیغ

احمدی احباب اپنے اپنے حلقہ میں مصروف تبلیغ ہیں۔ گذشتہ دو جمعوں کے دن دو اور چار آدمیوں نے بیعت کی۔ ان نوجوانوں میں سے دو نوعمر لڑکے ہیں۔ یہ ایک احمدی بچے "ربیتو" کے دوست ہیں۔ ہمیشہ "ربیتو" کو مذاق کرتے تھے۔ مگر وکٹوریہ مسجد اور سینٹیا مسجد میں میری تقاریر سننے کے بعد "ربیو" سے محبت کرنے لگے۔ اور "ربیتو" نے موقع دیکھ کر احمدیت کی زور سے تبلیغ کی۔ اور ان کو خدا کے فضل سے مضبوط احمدی بنالیا۔ شہر کے تمام نوجوان جن کو دین سے انس ہے احمدیت کی طرف مائل ہیں۔ مگر جرأت کرنے کے موقعہ کی تلاش میں ہیں ۞

احباب کرام! اس نابکار کے لئے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تقویٰ وطہارت کی راہوں پر چلائے۔ اور وہ امانت جو حضرت امام نے عاجز کو "بیعت لینے کی اجازت" کے ذریعہ سپرد کی ہے۔ اسپر امین صادق رکھے۔ آمین ثم آمین ۞

کئی احمدی نوجوانوں نے تجدید بیعت کی ہے۔

فتنہ لاہور

باغیان خلافت نے اس جماعت کے ایمان کو متزلزل کرنے کی لگاتار کوشش کی۔ اور کتاب سپلٹ (Split) (اختلاف) کی بہت سی جلدیں یہاں بھجوائیں۔ مگر ان سب کو دیا سلائی دکھا دی گئی ہے۔ اور وہ تمام خطوط جو لاہور سے ان نوجوانوں کو بغاوت کی طرف مائل کرنے کے لئے لکھے گئے تھے۔ انشاء اللہ سیدنا محمودؓ کے قدموں میں ڈالدئے جائینگے۔ اس جماعت کی اللہ تعالیٰ نے خود رہنمائی کی اور خود ریویو کے مطالعہ اور پیارے معزز مکرم قابل تحسین بھائی سیٹھ رحمت اللہ یعنی عبداللہ الٰہ دین کی کتاب احمدیت کے پڑھنے سے ان پر مصنف اختلاف کی غیر منصفانہ تحریروں کا کچھ اثر نہیں ہوا ۞

خاکسار عبدالرحیم نیرؔ از لیگوس۔ افریقہ

شامیانے

مسجد اقصیٰ کے واسطے شامیانوں کی ضرورت بہت دیر سے محسوس کی جارہی تھی۔ اور موسم گرما میں احباب کی کثرت اور گرمی کی شدت کی وجہ سے تکلیف ناقابل برداشت ہو جاتی تھی۔ فیروزپور کی جماعت نے پہلے تو اپنے مقامی شامیانے مرکز میں تقریب کے لئے عاریتاً دے دئے۔ اور اب نئے شامیانے بہت جلد بنوا کر روانہ کئے ہیں۔ اس اہتمام اور مدد کے لئے جماعت فیروزپور خاص شکریہ کے قابل ہے۔ خدا انکو جزائے خیر دے خانصاحب منشی فرزند علی صاحب کا وجود وہاں کی جماعت کے اتحاد اور انتظام کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے جماعت فیروزپور نے اس سے قبل بھی کئی موقعہ پر ایسی مثالیں قائم کی ہیں۔ جو دوسری جگہوں کے لئے قابل تقلید ہیں ۞

ناظر بیت المال۔ قادیان

غیر احمدیوں کی تکفیر کا فتویٰ

از مولوی محمد علی صاحب لاہوری

یہ بالکل سچ ہے کہ منافق نہ ادہر کا ہوتا ہے نہ اُدہر کا۔ وہ کبھی کسی کو خوش کرنے کے لئے ایک بات کہتا ہے تو دوسرے وقت کسی اور کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے دل میں چاہے کسی کے لئے ایک ذرہ برابر بھی ہمدردی نہ ہو۔ مگر وہ منافقت سے کوشش کیا کرتا ہے کہ جھوٹ موٹ یہ ظاہر کرے کہ گویا اس کی غم سے کمر ٹوٹی جا رہی ہے۔ جدھر سے کچھ فائدہ پہنچتا دیکھا۔ اُدہر ہی ہو بیٹھے۔ لیکن اگر اللہ اور رسول کے فیصلہ کی طرف بلایا جائے۔ اور انہیں ان کے نفاق کا بھانڈا پھوٹتا ہو۔ تو فوراً مُنہ پھیر لیتے ہیں۔ اور نفاق کو چھپانے کے لئے مکاری و عیاری سے کام لیتے ہیں۔ اور جھوٹی قسمیں کھا کھا کر جتاتے ہیں کہ ہم تو بڑے ہی خیر خواہ قوم و ملت ہیں۔ حالانکہ ایسے لوگ دشمن قوم و ملت ہوتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں ایسے لوگوں کا حال کئی جگہ بیان کیا ہے۔ اور چونکہ یہ لوگ کفار سے بھی خطرناک ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے متعلق فرمایا :-

ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار

میں اسوقت ناظرین کو منافقت کی ایک زندہ تصویر کا ایک رُخ دکھانا چاہتا ہوں۔ جسے صاحب تصویر مولوی محمد علی صاحب نے بڑی کوشش سے چھپانا چاہا ہے مولوی صاحب نے مبائعین جماعت احمدیہ کو بار بار خدا کا واسطہ دیکر کہا ہے کہ تم تکفیر اہل قبلہ سے باز آجاؤ یہ بڑا ہی خطرناک جرم ہے۔ اور ایسا ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ گویا اسوجہ سے مولوی صاحب کی کمر ٹوٹی جا رہی ہے۔ حالانکہ یہ محض بناوٹ اور تکلف ہے جو انہیں مسلمانوں میں مسروقہ ترجمۃ القرآن انگریزی کو فروخت کرنے کے دوران سے دوسرے چندوں سے اپنے بجٹ کو مضبوط بنانے کے لئے ۱۹۱۴ء سے کرنا پڑا ہے۔ کیونکہ مولوی صاحب اس سے بیشتر حضرت مسیح موعود کو سچ مچ خدا کا نبی لکھتے رہے ہے اور آپ کے منکروں کو برابر کافر ہی جانتے رہے ہے لیکن جب غرض آئی۔ تو وہ سب کچھ بھول گئے۔ اور اُلٹا ہمیں ہی ملزم کرنے لگے۔ اور فرمانے لگے کہ میں اگر مرزا صاحب کو نبی اللہ مانتا تو ان کے منکروں کو کافر بھی جانتا۔ لیکن میں نے ایسا کبھی نہیں کیا۔ حالانکہ یہ بھی ان کا ایک جھوٹ ہے۔ مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود کی وفات پر جو مضمون ریویو میں شائع کیا اس میں منکرین مسیح موعود کو کافر قرار دیا۔ اور پھر ہم کہتے ہیں۔ کہ جب صاف طور پر مولوی صاحب نبوت مسیح موعود کو مانتے رہے ہے۔ تو منکروں کا کفر تو اس کا نتیجہ لازمی ہے۔ خواہ اس کا اظہار کیا جائے یا نہ۔ مگر ہم مولوی صاحب کو ان کی کتاب "ردّ تکفیر اہل قبلہ" میں سے ہی دکھا دیتے ہیں۔ کہ وہ محض دہوکہ دینے کے لئے یہ کہتے ہیں کہ ہم کروڑ مسلمانوں کو کافر نہیں کہتے۔ وہ دراصل سوائے احمدیوں کے تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیتے رہے ہیں۔ اور ایسی صفائی سے فتویٰ کفر دیا ہے۔ کہ کوئی فرد اس سے باہر رہ ہی نہیں سکتا۔ مولوی صاحب کا فتویٰ درج ذیل ہے :-

"میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ حضرت صاحب نے جو اصول تریاق القلوب میں باندھا ہے۔ اسے کبھی ترک نہ کیا۔ وہ کیا اصول ہے؟ یہ کہ ایسا شخص جو آپ کو کافر یا کاذب یا دجال کہتا ہے۔ وہ تو ضرور فتویٰ حدیث کے ماتحت خود کفر کے نیچے آتا ہے۔ لیکن ایسا کہنے والوں یا سمجھنے والوں کے علاوہ جو لوگ ایسے ہیں کہ انھوں نے دعوے قبول نہیں کیا یا ابھی بیعت نہیں کی۔ وہ محض انکار دعویٰ سے کافر نہیں ہو جاتے۔ یہی اصول پہلی تحریروں میں ہے۔ یہی حقیقۃ الوحی میں ہے یہی اس کے بعد کی تحریروں میں ہے"

(ردّ تکفیر اہل قبلہ صفحہ ۳۹)

اس فتویٰ کا کھلے طور پر یہ منشاء ہے کہ حضرت مرزا صاحب کو جو شخص بھی ان کے دعوے میں جھوٹا کہتا ہے یا جھوٹا سمجھتا ہے۔ وہ پکا کافر ہے۔ اور ہم بھی اسپر عملدرآمد کرتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اب اس فتوے کی زد سے کوئی بچ بھی سکتا ہے۔ مولوی صاحب کے نزدیک جھوٹا سمجھنے والوں کے علاوہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ انہوں نے دعوے قبول نہیں کیا۔ "وہ محض انکار دعویٰ سے کافر نہیں ہو جاتے"۔ مگر ہم پوچھتے ہیں کہ ایسے منکر کہاں ہیں؟ کیا ایسے منکروں کا وجود ممکن بھی۔ ہے یا نہیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص دعویٰ کو نہیں مانتا یا دعویٰ سے منکر ہے۔ وہ ضرور حضرت مرزا صاحب کو جھوٹا سمجھتا ہے۔ ورنہ وہ انکار کیوں کرتا ہے۔ کیا اس لئے کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو سچا جانتا ہے مگر یہ تو حماقت ہے کہ ہم کسی کی نسبت یہ کہیں کہ وہ دعویٰ کو تو سچا جانتا ہے۔ پر وہ دعویٰ کا منکر ہے۔ کیونکہ نہ ماننا ہی تو تکذیب ہے۔ اور بفرض محال اگر ایسا کوئی شخص ہو۔ جو حضرت مرزا صاحب کو جھوٹا نہیں سمجھتا۔ یعنی سچا جانتا ہے۔ اور وہ ابھی بیعت میں داخل نہیں ہوا۔ تو کیا وہ دعویٰ کا مکذب ہو گا؟ میرے خیال میں جو بھی اس سے پوچھیگا کہ تم مرزا صاحب کے دعویٰ کو کیا سمجھتے ہو۔ وہ یہی کہیگا۔ کہ سچا سمجھتا ہوں۔ اور اگر اس سے پوچھا جائے۔ کہ تم نے اس سچے دعوے کو اب تک قبول کیوں نہیں کیا۔ تو وہ غالباً یہی جواب دیگا۔ کہ میں تو اسے قبول کرتا ہوں۔ میں ہرگز اس دعویٰ کا انکار نہیں کرتا۔ اور اس کا یہ اقرار دراصل بیعت کے قائمقام ہے۔ پس اگر شک و شبہ باقی ہے۔ تو وہ منکر ہے۔ اور اگر کوئی شک و شبہ باقی نہیں۔ اور وہ کھلے لفظوں میں حضرت اقدس کی تصدیق کرتا ہے۔ تو وہ بیعت کے حکم کا بھی منکر نہیں ہو سکتا۔ اور ہم ایسے شخص کو منکر نہیں کہہ سکتے۔ لیکن اگر وہ بیعت کے حکم کا انکار کرتا ہے تو یقین سمجھو کہ وہ ابھی حضرت مسیح موعود کو جھوٹا ہی سمجھتا ہے اور جھوٹا سمجھنے والا بلاشبہ کافر ہے۔ مولوی محمد علی صاحب تمام غیر احمدیوں سے پوچھ لیں۔ کہ وہ کیوں مرزا صاحب کے دعویٰ کو نہیں مانتے۔ وہ تو یہی کہیں گے کہ ہمیں یہ دعویٰ سچا معلوم نہیں ہوتا۔ پس وہ تمام مولوی صاحب کے نزدیک

مسیح موعود کو جھوٹا سمجھنے کی وجہ سے کافر ہوئے ٭

دراصل حضرت مسیح موعود کو جھوٹا سمجھنا یا آپ کے دعویٰ کو سنکر نہ ماننا ایک ہی بات ہے۔ کیونکہ یہ کبھی ممکن ہی نہیں۔ کہ کوئی شخص دعویٰ کو سچا سمجھکر رد کرے بلکہ ہر وہ جو دعویٰ کا انکار کرتا ہے۔ وہ اسی لئے انکار کرتا ہے۔ کہ وہ دعویٰ کو جھوٹا سمجھتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ :-

"جو شخص مجھے نہیں مانتا۔ وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا۔ کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے"

(حقیقۃ الوحی)

پس یہ بات حل ہو گئی کہ حضرت مسیح موعود کو جھوٹا سمجھنے والا اس لئے کافر ہے کہ وہ آپ کے دعوے کو جھوٹا سمجھتا ہے۔ لہذا جو شخص بھی آپ کے دعویٰ کو رد کریگا۔ وہ مولوی محمد علی صاحب کے اپنے فتویٰ کے مطابق "یقیناً" کافر ہے۔ اور ہم میں اور انہیں اس مسئلہ میں کوئی چنداں فرق نہ رہا۔ کیونکہ ہمارا بھی یہی مذہب ہے۔ کہ جو شخص حضرت مسیح موعود کے دعوے کو نہیں مانتا۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور مولوی محمد علی بھی یہی فتویٰ دیتے ہیں۔

مولوی صاحب کا عذر

ممکن ہے۔ مولوی صاحب کہیں کہ میں نے تو یہ لکھا ہے۔ ...

... کہ جھوٹا سمجھنے والے کافر ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں کے سوا محض منکر کافر نہیں۔ لہذا میرے فتویٰ کی رو سے مرزا صاحب کے دعویٰ کے منکر کافر نہیں ہیں تو میں کہونگا کہ مولانا یہ پیچدار عبارت آپ نے محض پردہ پوشی کے لئے لکھی ہے۔ ورنہ آپ یہ کہنے سے چھوٹ نہیں سکتے۔ کیونکہ جب حضرت مرزا صاحب کو جھوٹا سمجھنے والے کافر ہیں۔ تو اس کے معنے اسکے سوا کچھ ہو ہی نہیں سکتے۔ کہ جو شخص بھی حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ کو جھوٹا سمجھتا ہے۔ آپ اسے کافر سمجھتے ہیں اور اسی کے یہ معنے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ کے منکر کافر ہیں۔ ایچا پیچی کرنی اور بات ہے۔ ورنہ جھوٹا سمجھنے اور تردید دعویٰ میں یا تکذیب دعویٰ میں یا دعویٰ کا انکار کر دینے میں سر مو فرق نہیں ہے۔ عمر الدین احمدی از شملہ

فہرست نو مبایعین

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۲۱ء سے شروع ہوتا ہے۔

بقیہ ماہ مارچ ۱۹۲۱ء

۲۸۳- جمال الدین ولد شیخ مہر الدین صاحب۔ ضلع فیروزپور
۲۸۴- رحمت بی بی والدہ نور الدین صاحب ضلع گورداسپور
۲۸۵- مساۃ مہر بھری زوجہ علی محمد صاحب - سب آفس جتیرہ
۲۸۶- بلاول ولد علی محمد صاحب ضلع اٹک
۲۸۷- نصیراں دختر علی محمد صاحب " "
۲۸۸- ولایتاں زوجہ بلاول " "
۲۸۹- رحمت خان صاحب ضلع شاہپور
۲۹۰- کھدر ولد بیگ صاحب " لائل پور
۲۹۱- شاہو ولد امیرا "
۲۹۲- حسے شاہ ولد نیاز علی شاہ ضلع فیروزپور
۲۹۳- محمد دین صاحب " گوجرات
۲۹۴- دین محمد صاحب " راولپنڈی
۲۹۵- جمال الدین صاحب " "
۲۹۶- فقیر محمد صاحب " "
۲۹۷- سائرہ خاتون - مالیر کوٹلہ
۲۹۸- نور الدین ولد ابراہیم صاحب ضلع گوجرات
۲۹۹- محمد عاشق صاحب ضلع جہلم
۳۰۰- محمد شاہزادہ صاحب ریاست پٹیالہ
۳۰۱- شیخ جمید علی صاحب کلکتہ
۳۰۲- شیخ محمد صاحب پٹیالہ
۳۰۳- محمد اسمعیل صاحب "
۳۰۴- اہلیہ صاحبہ غلام غوث " گوجرانوالہ
۳۰۵- زینب بی بی "
۳۰۶- مشتاق احمد "
۳۰۷- کریم اللہ صاحب ضلع گجرات
۳۰۸- اہلیہ مرزا امیر الٰہی بخش صاحب ضلع سیالکوٹ
۳۰۹- امیر خان صاحب " ہوشیارپور
۳۱۰- ملک محمد حسین صاحب " جہلم
۳۱۱- اہلیہ " " " "
۳۱۲- والدہ " " " "
۳۱۳- بھاوج " " "
۳۱۴- بہن پٹیالہ
۳۱۵- شہزادہ بیگم ضلع گوجرات
۳۱۶- چودہری خان محمد صاحب ضلع ہوشیارپور
۳۱۷- چودہری عظیم بخش صاحب "
۳۱۸- ملک عبد اللہ صاحب " سیالکوٹ
۳۱۹- والدہ محمد الطاف الرحمن صاحب مالیر کوٹلہ
۳۲۰- نواب الدین صاحب۔ ضلع لاہور
۳۲۱- اہلیہ " " "
۳۲۲- والدہ صاحبہ چودہری فتح محمد صاحب - ضلع لائلپور
۳۲۳- فتح محمد صاحب " اٹک
۳۲۴- عائشہ " ملتان
۳۲۵- جنت " "
۳۲۶- ولایت " "
۳۲۷- کرم بی " "
۳۲۸- فاطمہ " "
۳۲۹- رحیماں ضلع ملتان
۳۳۰- خوشی محمد صاحب " سیالکوٹ
۳۳۱- عبد المجید صاحب دہلی
۳۳۲- چودہری گلاب صاحب " امرتسر
۳۳۳- محمد شفیع صاحب " گورداسپور
۳۳۴- منیر الدین صاحب "
۳۳۵- عبد الخالق صاحب " گجرات
۳۳۶- جلال الدین صاحب سرحد
۳۳۷- جان محمد صاحب " گجرات
۳۳۸- ماناں " گورداسپور
۳۳۹- رلیا " "
۳۴۰- نانک " "
۳۴۱- الٰہی بخش صاحب " "
۳۴۲- غلام محمد صاحب " "
۳۴۳- منظور حسین صاحب " "
۳۴۴- رحمت علی صاحب " ہوشیارپور
۳۴۵- غلام محمد صاحب " گورداسپور
۳۴۶- عمرا صاحب " امرتسر
۳۴۷- خدا بخش صاحب " گورداسپور
۳۴۸- جلال الدین صاحب " "
۳۴۹- عبد اللہ صاحب " "
۳۵۰- عبد العزیز صاحب کشمیر
۳۵۱- حافظ سلطان محمد صاحب " امرتسر
۳۵۲- گاہی صاحب " گورداسپور
۳۵۳- محمد بخش صاحب " "
۳۵۴- قادر بخش صاحب " "
۳۵۵- محمد شفیع صاحب " "
۳۵۶- علی گوہر صاحب " "
۳۵۷- جھنڈو صاحب " "
۳۵۸- کریم بخش خان صاحب " "
۳۵۹- رحیم بخش صاحب " "
۳۶۰- لیاقت حسین صاحب کلکتہ
۳۶۱- شیخ حاتم صاحب "
۳۶۲- سید عبد المجید صاحب "
۳۶۳- عبد القیوم صاحب۔ کوئٹہ
۳۶۴- عنایت اللہ صاحب " سیالکوٹ
۳۶۵- رحمت اللہ صاحب " "
۳۶۶- اللہ دتہ صاحب " "
۳۶۷- رحیم بی بی " "
۳۶۸- حسین بی بی " "
۳۶۹- ابو الحسن خان صاحب شاہجہانپور
۳۷۰- محمدی بی بی " سیالکوٹ
۳۷۱- جلال الدین صاحب " لاہور
۳۷۲- عبد الرحمن صاحب کراچی
۳۷۳- حسن خان صاحب "
۳۷۴- ایوب خان صاحب "
۳۷۵- یعقوب خان صاحب "
۳۷۶- اللہ رکھا خان صاحب "
۳۷۷- شریفہ بی "
۳۷۸- حوا بی "
۳۷۹- خدیجہ بی "
۳۸۰- آمنہ بی "
۳۸۱- محمد عبد الرحمن صاحب " شیخوپورہ
۳۸۲- فرزند منشی امیر الدین صاحب سیمن سنگھ
۳۸۳- غلام محمد صاحب " سرگودھا
۳۸۴- غلام قادر صاحب " "
۳۸۵- منشی کرم الٰہی صاحب " لائلپور
۳۸۶- نواب علی صاحب " گجرات
۳۸۷- امیر بھائی صاحب بمبئی
۳۸۸- لدھا صاحب ضلع گوجرات
۳۸۹- اللہ دتہ ولد محمد صاحب " "
۳۹۰- مولوی احمد خان صاحب " "
۳۹۱- رحمت خان ولد فتح دین صاحب - ضلع گوجرات
۳۹۲- رحمت خان ولد لدھا صاحب " "
۳۹۳- اللہ دتا ولد احمد خان صاحب " "

(باقی آئندہ)

اشتہارات
ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اوّل حضرت مولوی نور الدین صاحب کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اولؓ کا بنایا ہوا

سرمہ اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے۔ جس سے لوگ ہزار ہا روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شایع کرایا۔ اور خدا کا شکر ہے۔ کہ بہت سے لوگوں نے نفع اٹھایا۔ اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک میں اس سرمہ اور ممیرا کو ہمیشہ اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصدقہ ہے اور نسخہ سرمہ وحضرت خلیفۃ المسیح اوّل کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہوں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامت نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ ممیرا قسم اوّل باوجود خرچ دگنے کے بجائے تین روپے کے دو روپے فی تولہ اصل ممیرا عـہ فی تولہ یہ ممیرا جن کی آنکھیں دکھتی ہوں انکے لئے بہت مفید اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلباء کیلئے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و بلغم۔ و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ مسلح البول و سیلان منی۔ و یبوست و درد مفاصل وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔
قیمت قسم اول عـہ فی تولہ۔

المشتہر
احمد نور۔ تاجر مہاجر قادیان۔ گورداسپور

چند نایاب کتابیں

سرمہ چشم آریہ	عـہ	ازالہ اوہام ہر دو حصہ	سے
اسلامی اصول کی فلاسفی	عـہ	اسلامی اصول کی فلاسفی	۱؍ار
مرقات الیقین	عـہ ۱ار	درثمین اردو فارسی مکمل	عـہ
درثمین فارسی مجلد	۱۲ر	درثمین اردو مجلد	۱۰ر
قرآن کریم مترجم شاہ رفیع الدین صاحب			صمہ
〃	〃	〃	۸ر
عکسی حمائل	عـہ	انگریزی پارہ اوّل	ع
انگریزی پارہ اردو	۸ر	بخاری شریف مترجم ۲ پارے	عـہ
تحفہ گولڑویہ	۱۲ر	چشمہ معرفت	عـہ
آئینہ حق نما	۱۳ر	براہین احمدیہ	ع
سراج منیر	۴ر	قصائد احمدیہ	۶ر
خزینۃ المعارف ہر دو حصہ	۱۲ر	قاعدہ یسرنا القرآن مکمل	۵ر

ملنے کا پتہ۔ محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان

زمین فروخت ہوتی ہے

ایک زمین ۱۲ مرلے مفتی محمد صادق صاحب کے مکان کے ساتھ کی۔ اور ایک ۱۰ مرلے۔ اس کے قریب ہی قابل فروخت ہے۔ ان کے دونوں طرف راستے ہیں۔ جو اصحاب خریدنا چاہیں ایڈیٹر الفضل کی معرفت خط و کتابت کریں۔

نو ایجاد اکسیر داد

ہر قسم کے داد چنبل اور زخم کو فوراً اور کامل شفا دینے والی ایک عجیب زود اثر اور واقعی اکسیر صفت دوائی۔ ہر وقت کی کھجلی بے چینی اور مسلسل تکلیف سے منٹوں میں نجات مل جاتی ہے۔ قیمت ایک تولہ دوائی کی شیشی ۸ر نصف تولہ ۴ر
ملنے کا پتہ: حکیم امیر احمد قریشی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

دارالامان میں مکان بنانیوالوں کو مژدہ

ہم نے قادیان میں بھٹہ کا کام شروع کیا ہے۔ اینٹیں تیار ہیں۔ نرخ بذریعہ خط و کتابت یا بالمشافہ بارعایت طے کریں۔ اگر کوئی صاحب بیع سلم کرنا چاہتے ہوں۔ تو اسکا بھی تصفیہ کریں۔

المشتہر
عبد الحمید محمد افضل ٹھیکیدار بھٹہ قادیان

بنارسی تحفے

ہر قسم کے بنارسی کپڑے دوپٹے (زنانہ مردانہ) ساڑیاں عمامے۔ کمخواب۔ تھان۔ کاسنی۔ سلک۔ موزے سلک گوٹہ ٹھپکے۔ بنارسی پائدار فینسی چوڑیاں۔ لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ عمدہ اور کفایت سے فوراً مل سکتے ہیں۔ ایک بار آزمائش کی ضرورت ہے۔ فہرست کارخانہ طلب فرمائیے۔ اور آرڈر کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

ماہ جولائی کا تشحیذ قابل دید ہوگا

ماہ جون کے تشحیذ میں ایک مضمون آریہ سماج کے مسلمہ مسائل کی تردید عقلی پیرائے میں ہو چکی ہے۔ اب ایک سلسلہ مضمون ماہ جولائی سے شروع ہوتا ہے۔ جس میں وید منتروں سے آریوں کے مشہور مسائل کی تردید دکھائی گئی ہے وید منتر مع حوالہ اصل سنسکرت حروف میں نقل کئے گئے ہیں نیز اسی رسالہ میں حدیث یدفن معی فی قبری پر نہایت مکمل بحث ہے۔ اور معترضین کا دندان شکن جواب ہے۔ یہی وہ حدیث ہے۔ جو مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور مولوی ثناء اللہ امرتسری اکثر پیش کیا کرتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اسی سے رسالہ تشحیذ الاذہان کے خریدار بن جائیں۔ تاکہ اس نادر سلسلہ مضامین سے مستفید ہوں۔ غیر خریداروں کو یہ رسالہ ۶ر میں ملے گا۔

مینجر تشحیذ قادیان

ہندوستان کی خبریں

گنٹور میں قوانین کی نافرمانی کا فیصلہ گنٹور ڈسٹرکٹ کانفرنس کے جلسہ میں سخت مباحثہ کے بعد نا متابعت قوانین کا ریزولیوشن تبدیل شدہ شکل میں پاس کیا گیا ہے۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی سے سفارش کی گئی ہے۔ کہ اب وقت آ گیا ہے کہ سرکاری ملازم سول اور فوجی دونوں ملازمت ترک کر دیں اور سول نامتابعت کی منظوری کے لئے ایک اسپیشل اجلاس کانگرس کا طلب کیا جائے ؛

عیسائیوں کا وفد جداگانہ انتخاب کے متعلق پنجاب گورنمنٹ کے سامنے ہندوستانی عیسائیوں کا وفد پیش ہونے والا ہے۔ جو اپنی قوم کے لئے میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں جداگانہ انتخاب کا مطالبہ کرے گا ؛

مسٹر محمد علی کی تقریر ضبط مدراس گورنمنٹ نے مسٹر محمد علی کی ۲ اپریل کی تقریر جو مدراس میں کی گئی تھی۔ اس کی مطبوعہ کاپیاں ضبط کر لی ہیں ؛

ایک گورہ سپاہی کی شرمناک حرکت کنٹونمنٹ مجسٹریٹ سیالکوٹ کے اجلاس میں ایک عورت نے استغاثہ دائر کیا تھا۔ کہ ایک گورہ سپاہی نے جب کہ وہ ایک نالہ پر اپنے ہاتھ دھو رہی تھی۔ اسے پکڑ کر نیچے گرا دیا۔ اور اس کا منہ بند کر دیا۔ شور مچانے پر اسے مارا۔ جب کچھ لوگ آئے۔ تو سپاہی بھاگ گیا۔ سپاہی نے بیان میں کہا ہے۔ کہ اس نے سنا تھا۔ کہ وہاں رنڈیاں رہتی ہیں۔ وہ گیا تو عورت نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ لیکن پھر معلوم نہیں۔ وہ کیوں یکایک شور مچانے لگی۔ مجسٹریٹ نے سپاہی کو دفعہ ۳۲۳ کے ماتحت مجرم قرار دے کر صرف پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی ؛

ستی کی واردات الہ آباد ۱۷ جون۔ کاشی کے قریب ایک موضع سوا راج پور میں ۳ جون کو ایک عورت اپنے نوجوان خاوند کی چتا میں جل کر مر گئی ؛

چاول کی تجارت رنگون ۱۷ جون۔ آج کل چاول کا بھاؤ۔ اس قدر سرعت سے چڑھ رہا ہے کہ تجار نے کاروبار بند کر دیا ہے ؛

آل انڈیا ہندو سبھا کے سکرٹری کو سزا بجنور ۱۶ جون۔ پنڈت دیو رتن شرما سکرٹری آل انڈیا ہندو سبھا کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف اٹھارہ ماہ قید بامشقت کی سزا دی گئی ؛

کوئلہ کی کانوں کا قانون شملہ ۱۷ جون۔ حکومت ہند نے کوئلہ کی کانوں کے متعلق قانون بنانے کیلئے مقامی حکومتوں نیز تجارتی انجمنوں سے مشورہ طلب کیا ہے ؛

فوجی ضروریات کی تحقیقاتی کمیٹی کے گواہ شملہ ۱۶ جون۔ مندرجہ ذیل اصحاب کو فوجی ضروریات کی کمیٹی کے سامنے شہادت دینے کے لئے مدعو کیا گیا ہے۔ اس کمیٹی کے صدر لارڈ رالنسن ہونگے۔ مسٹر جمنا داس دوارکا داس۔ مسٹر جمشید جی جیجی بھائی۔ چوہدری شہاب الدین۔ ڈاکٹر گور۔ [illegible] اینگر۔ [illegible] مسٹر [illegible]۔ مسٹر [illegible]۔ مسٹر این ایم جوشی۔ مسٹر [illegible] رنگا چاریر۔ سردار جوگیندر سنگھ۔ کرنل [illegible]۔ سر ذوالفقار علی خاں۔ مسٹر کے سی رائے۔ ڈاکٹر [illegible] ملک۔ سر ڈنشا واچا۔ مسٹر گاندھی۔ لالہ لاجپت رائے۔ پنڈت مدن موہن مالویہ۔ پنڈت موتی لال نہرو۔ مسٹر حسن امام۔ حکیم اجمل خاں۔ مسٹر بپن چندر پال۔ مسٹر سی آر داس۔ نواب [illegible]۔ ان کے علاوہ ہندوستانی ریاستوں کے کچھ حکمران بھی بلائے جائیں گے۔ اور خاص خاص سرکاری گواہوں کے بیان بھی لئے جائیں گے ؛

عراق عرب کا جلاوطن شہزادہ کولمبو ۱۸ جون۔ سید طالب پاشا جو پچھلے دنوں عراق عرب سے جلاوطن کئے گئے تھے۔ انہوں نے کینڈی میں پرائیویٹ زندگی بسر کرنا اختیار کر لیا ہے۔

کلکتہ یونیورسٹی کی فیس میں اضافہ کلکتہ ۱۷ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ یونیورسٹی نے کالجوں میں داخل ہونے والے طلباء کی فیس بڑھا دی ہے۔ اب اس تجویز کیلئے گورنمنٹ بنگال کی منظوری کا انتظار ہے۔ تین ماہ کے عرصہ میں یونیورسٹی کا یہ دوسرا مطالبہ ہے۔ کچھ عرصہ ہوا یونیورسٹی نے ہر ایک سکول سے ایک ایک سو روپیہ مانگا تھا ؛

قانون میں کانگرس کمیٹی کا مشورہ کلکتہ ۱۷ جون۔ گورنمنٹ بنگال نے ڈاکٹر گور ممبر لیجسلیٹو اسمبلی کا مسودہ قانون شادی اظہار رائے کے لئے بنگال کانگرس کمیٹی کے پاس بھیجا ہے۔ یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ گورنمنٹ نے قانون بنانے کے معاملہ میں بنگال کانگرس کمیٹی سے رائے لی ہے ؛

فرانسیسی ہندوستان میں عام معافی پانڈیچری ۱۶ جون۔ فرانسیسی علاقہ ہندوستان کے مجرموں کو جو ۳۱ مارچ ۱۹۲۱ء تک سزا یاب ہوئے تھے عام معافی دی گئی ہے۔

لالہ لاجپت رائے کو کپورتھلہ جانیکی ممانعت لالہ لاجپت رائے ۱۹ ماہ حال کو کرتارپور گئے۔ اور کرتارپور سے آپ کپورتھلہ موٹر پر گئے لیکن جب حد پر پہنچے۔ تو مجسٹریٹ کپورتھلہ نے سپرنٹنڈنٹ ریاستی پولیس اور کانسٹیبلوں کی ایک بھاری تعداد کے ہمراہ ان کو روکا اور کہا۔ کہ آپ ریاست کی حد میں داخل نہیں ہو سکتے۔ لالہ جی نے مجسٹریٹ سے تحریری حکم طلب کیا۔ لیکن اس نے کہا۔ ریاست میں تحریری حکم دینے کا دستور نہیں۔ لالہ جی وہاں سے واپس آ گئے ؛

ڈپٹی کمشنر لاہور اور ایک بیرسٹر کا مقدمہ ۱۸ جون سینچروار کو مسٹر ہیرس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اجلاس میں ایک دلچسپ مقدمہ پیش ہوا جس میں سرکار کی طرف سے ڈپٹی کمشنر لاہور مستغیث اور مسٹر ایل این کپور بیرسٹر مدعا علیہ ہیں۔ مستغیث کا بیان ہے کہ ہم دونوں دو موٹروں پر سوار تھے۔ میری موٹر آگے تھی اور ملزم کی پیچھے۔ ڈیوس روڈ پر ملزم نے اپنی موٹر تیز کر کے میری موٹر سے آگے نکالی۔ میں نے بھی اس کا نمبر معلوم کرنے کی غرض سے اپنی موٹر تیز کر دی۔ اور اس کی موٹر کا تعاقب کیا۔ مگر ملزم اور بھی رفتار بڑھاتا گیا گو نف روڈ پر ایک گاڑی کو نکل جانے کی مہلت دینے کیلئے مجھے اپنی رفتار کم کرنی پڑی اور پھر میں نے تعاقب شروع کیا۔ اور ملزم کی گاڑی ٹھہرانے کی غرض سے اپنے پستول سے گولی چلائی۔ جو اس کے بائیں کندھے پر سے گذر گئی۔ اس پر ملزم نے اپنی موٹر روک لی۔ سماعت مقدمہ ۲ جولائی کو ہوگی ؛

ممالکِ غیر کی خبریں

ساحل قسطنطنیہ پر برطانوی جنگی جہاز لنڈن۔ ۹ رجون۔ دارالعوام میں مسٹر اسمنڈ ہارسورتھ نے قسطنطنیہ میں برطانوی جنگی جہازوں کی آمد پر توجہ دلاتے ہوئے دریافت کیا کہ کیا اس سے گورنمنٹ کا یہ منشاء ہے۔ کہ کمالیوں کے خلاف قسطنطین کی سرگرمی کے ساتھ حمایت کی جائے۔ مسٹر چیمبرلین نے اسپر جواب دیا۔ کہ جنگی جہاز ماہ اپریل کے ترتیب دادہ پروگرام کے مطابق وہاں پہ ایک حد تک ٹھیرینگے۔ ...... اور کہا کہ گورنمنٹ کی پالیسی زیر بحث ہے ؛

وفد انگورا کی روانگی امریکہ لنڈن۔ ۱۴ رجون قسطنطنیہ کے اخبارات میں یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ انگورہ سے ایک خاص مشن امریکہ کو روانہ ہو گیا ہے۔ تاکہ وہ وہاں پہنچکر پریزیڈنٹ ہارڈنگ کے سامنے ترکی قوم پرستوں کا معاملہ پیش کرے ؛

باب عالی کی شکایت یونانیوں کے خلاف باب عالی۔ نے اس بات کی سختی سے شکایت کی ہے کہ یونانیوں نے اونلی کے بندرگاہ پر گولہ باری کی جس سے صریحاً قسطنطنیہ اور درۂ دانیال کی غیر جانبداری کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ جس کا حال میں قسطنطنیہ کے اتحادی ہائی کمشنروں نے صاف اعلان کر دیا تھا۔ اخبارات کا بیان ہے کہ بحیرہ اسود میں یونانی جنگی جہاز وہاں کے بندرگاہوں کی جن پر ترکی قوم پرست قابض ہیں۔ ناکہ بندی کر رہے ہیں ؛

جرمنی کی بڑی توپیں برلن کے ایک تار میں مرقوم ہے کہ بین الاتحادی کمیشن کے مطالبہ کے جواب میں جرمن گورنمنٹ نے لکھا ہے کہ جنگ کے زمانہ میں جو دور مارنے والی توپیں تھیں انہیں سے چار التوائے جنگ سے پہلے ہی تباہ کر دی گئیں۔ اور بقیہ بعد کو۔

حکومت ایران کی خارجہ پالیسی لنڈن ۱۱ رجون وزیر اعظم ایران نے وزارتی لائحہ عمل شائع کیا ہے جسمیں اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ ایرانی گورنمنٹ دول غیر کے معاملات میں غیر جانبدار رہیگی۔ اور ان سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ وزیر اعظم موصوف نے اعلان کیا ہے کہ روسی بنک جو حال میں ایران کو دیدیا گیا ہے۔ اس کا انتظام ایران کی سرکاری بنک کی طرح پر کیا جائیگا۔ اور اسکی شاخیں صوبجات میں قائم کی جائینگی ؛

افغانی مشن پیرس میں لنڈن ۱۱ رجون۔ پیرس کا پیغام مظہر ہے کہ افغانی وفد جسکے رئیس سردار محمد علی خان ہیں۔ پیرس پہنچ گیا ہے اس کا منشاء یہ ہے۔ کہ فرانسیسی طرز معاشرت اور انسٹی ٹیوشنوں کا مطالعہ کرے۔ اور اس کے بعد وہ برطانیہ اور سوئٹزرلینڈ کا سفر کریگا ؛

آئرلینڈ میں خونریزی لنڈن۔ ۱۲ رجون۔ اس ہفتہ میں آئرلینڈ میں نہایت خوفناک وارداتیں ہوئیں۔ چنانچہ سینیچروار بلفاسٹ میں ایک شدید بلوہ ہوا۔ جسمیں پستول چلائے گئے۔ اور بم پھینکے گئے۔ ۵۰ مجروحین ہسپتال میں داخل کئے گئے۔ آخر پولیس نے بھی گولیاں چلائیں۔ بعد میں علی الصبح ایک نائی ایک چٹھی رساں اور ایک اور آدمی کو گولی ماردی گئی۔ کاؤن میں مسلح آدمیوں کے ایک گروہ نے ایک پادری کو قتل کر دیا۔ اور اس کے مکان کو آگ لگا دی۔ کلیر میں وڈ پارک میں ایک اور عالی شان عمارت جلادی گئی۔ ایک لاکھ پونڈ کا نقصان ہوا۔ کل شام بلفاسٹ میں ایک لڑائی میں دو سولین اور ایک سپیشل کانسٹبل گولیوں سے ہلاک ہوئے ؛

بیوہ عورتوں کا قانون ہوس آف کامنز میں ایک قانون کا مسودہ تیسری بار پیش ہوا ہے کہ بیوہ عورتوں کو اجازت دیدی جائے۔ کہ وہ اپنے خاوند کے بھائی کے ساتھ شادی کر سکیں۔ مگر ابھی پاس نہیں ہوا ؛

کارک میں بائیسکل چلانے کی ممانعت کارک (آئرلینڈ) میں سائیکل چلانے کی قطعاً ممانعت کر دیگئی ہے ؛

برطانیہ میں بیکاروں کی تعداد لنڈن۔ ۱۰ رجون سرکاری اطلاع کے مطابق اس وقت برطانیہ میں ۳۲ء۷ لاکھ آدمی بیکار ہیں۔ انہیں سے ۱۴ لاکھ کان کن اور کپڑا بننے والے ہیں۔ اس کے علاوہ دس لاکھ ایسے بھی ہیں۔ جو پورا وقت کام نہیں کرتے۔ صنعت اور حرفت کا حال بہت برا ہو رہا ہے ؛

آئرلینڈ میں انگریزی اشیاء کا بائیکاٹ لنڈن ۱۳ رجون سن فین نے بلفاسٹ کے اسباب اور بعض انگریزی اشیاء سے مقاطعہ کر لیا ہے اور فیصلہ قرار پایا ہے کہ السٹر بنک کے ساتھ کسی قسم کا لین دین نہ رکھا جائے۔ شاید اس مقاطعہ سے سن فین کا مدعا اپنے بنکوں کو ترقی دینا ہو۔ ابھی تک اس نقصان پر نظر نہیں ڈالی گئی۔ جو بلفاسٹ کی مصنوعات کے تباہ ہونے سے سن فین مزدوروں کو پہنچنے والا ہے ؛ دوکانداروں سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ وہ ممنوع اشیاء کو ہرگز نہ خریدیں۔ اور جن تجار نے اس حکم کی خلاف ورزی کی ہے۔ ان سے اس کے دوبارہ مرتکب نہ ہونے کے تحریری وعدے لئے جا رہے ہیں ؛

صدر اعظم ترکی کا مصطفٰے کمال پاشا کے نام تار برطانوی افواج قسطنطنیہ کے مصنوعی جائزہ کو جو ملک معظم (جارج پنجم) کی سالگرہ کے موقعہ پر کیا گیا تھا۔ اس کو بظاہر باب عالی متاثر ہوا ہے کیونکہ صدر اعظم ترکی نے مصطفٰے کمال پاشا کو ایک طویل تار کے ذریعہ ان نتائج سے متنبہ کیا ہے۔ جو پاشائے ممدوح کی معاملہ کو طے کرنے پر آمادہ نہ ہونیکی پالیسی سے انگورا میں پیدا ہونیوالے ہیں۔ صدر اعظم نے مصطفٰے کمال پاشا کو یہ مشورہ دیا ہے کہ وہ اتحادیوں کے معاملات طے کرنے میں اعتدال سے کام لیں ؛

یونانی سپاہ کی حوصلہ افزائی یونانی پارلیمنٹ میں تمام جماعتوں کے لیڈران نے اپنی اپنی تقریروں میں اس بات پر زور دیا کہ ایشیائے کوچک میں یونانی سپاہ کی کس طرح حوصلہ افزائی کی جائے۔ لیڈروں کی تقریروں پر نہایت جوش مسرت کا اظہار کیا گیا۔ فوج کی ہمت افزائی کیلئے ایک ریزولیوشن بھی پیش ہوا۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)